تبصرہ نگار: ح۔ح

تعارف وتبصرہ

تبصرے کے لیے کتاب کے دو نسخے ارسال کرنا ضروری ہے۔ پمفلٹ نما کتابچوں پر تبصرہ نہیں کیا جائے گا۔ ـــــــ (ادارہ)

ایک ادارے کی چھ مطبوعات

حال ہی میں ہمارے پاس ادارہ المیزان (الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور) کی طرف سے تبصرہ کے لیے ان کی چند مطبوعہ کتابیں ارسال کی گئی ہیں، سردست ان میں سے چھ مطبوعات پر تبصرہ نذرِ قارئین ہے۔

ا......النبی الخاتم، مصنف: حضرت مولانا مناظر احسن گیلانی رحمہ اللہ، صفحات: ۱۱۰، سائز: ۲۳×۳۶=۱۶

مولانا مناظر احسن گیلانیؒ برصغیر ہند کی ان یگانہ روزگار شخصیات میں سے تھے کہ جن کا نام آتے ہی تقدس واحترام کے جذبات سے گردن جھک جھک جاتی ہے:

کہ ان کا نام آیا اور گردن جھک گئی اپنی

مولانا گیلانیؒ کا نام اور کام محتاج تعارف نہیں، ان کے علمی، ادبی اور تحقیقی کارناموں کی بلند آہنگ گونج آج بھی برصغیر ہندوپاک کے علمی وادبی حلقوں میں سنائی دیتی ہے اور زبانیں ان کی تعریف میں زمزمہ سنج ہیں۔ وہ علم وفن کے ہر شعبہ پر پُراعتماد تبحر کے ساتھ حاوی تھے، مطالعہ گہرا اور وسیع تھا، اللہ تعالیٰ نے قلم بھی رواں اور سیّال عطا کیا تھا، حیرت انگیز طور پر زود نولیس تھے۔ لکھا، بے تکان لکھا اور بے تکلف لکھا، شمار ان کا ممتاز نثر نگاروں میں تھا۔ کسی موضوع پر قلم اٹھایا اور معلومات کا دریا بہادیا۔ مسئلہ کی کنہ اور اس کی حقیقت کا گہرائی سے مطالعہ کرکے ایسے دوررس نکات، نتائج اور عجیب لطائف کا استخراج کرتے کہ وہاں تک کسی بڑے محقق کا ذہنِ رسا بھی اپنی طاقت پرواز کھو بیٹھتا ہے۔ مولانا کی ہر تصنیف اس وصف کی ہے کہ وہ قاری کو ایک ہی نشست میں معلومات کا خزانہ فراہم کردیتی، اسے بہت کچھ سکھا دیتی، اس کے سوچ کے کینوس کو وسیع کردیتی ہے۔ اس پر مستزاد مولانا کا وہ البیلا اندازِ تحریر ہے، جسے ہر بار پڑھنے میں ایک نیا لطف ملتا ہے۔ مولانا کی ایسی ہی البیلی تحریروں میں ''النبی الخاتم'' سیرت پر اُردو زبان کے وسیع ذخیرہ میں ان کی ایک ایسی شاہکار تالیف ہے جو اپنے مخصوص طرزِ استدلال اور

اسلوبِ بیان کی بنا پر منفرد حیثیت کی حامل ہے۔

ایک ہزار بار کی کہی ہوئی بالکل سامنے کی بات کو پُر اثر بنانے کے لیے بنیادی شرط بات کرنے والے کا خلوص ہوتا ہے، النبی الخاتم کی ہر سطر میں عشق کی آگ اور دل کا سوز وگداز کارفرما ہے، اسی سوز وگداز اور کیف وسرمستی کے شرر سے دلوں کی آگ شعلہ نما ہوتی ہے۔ ظاہر بین نگاہوں نے سیرت کے جن پہلوؤں کو محض گرمی بزم اور زیبِ داستان کے طور پر پیش کیا اور انہیں اسلامی تاریخ کا غیر معمولی واقعہ باور کرنے پر ہی اکتفا کیا، مولانا نے انہی عام اور معلوم پہلوؤں سے جو دوررس نتائج اخذ کیے ہیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ آیۂ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر دستیاب کتب کے وسیع ذخیرہ میں شاید ہی مولانا گیلانی مرحوم کے علاوہ کسی اور نے سیرت کے تمام گوشوں کو صرف اس مقصد کے تحت پیش کیا ہو کہ ان کے مخفی نتائج واثرات کو اجاگر کیا جائے۔ چنانچہ مولانا گیلانی نے خود بھی اس اہم نکتہ کی وضاحت کتاب کے دیباچہ میں فرمادی ہے کہ سیرت پر یہ کتاب انھوں نے بجائے واقعات کے نتائج پر مطلع ہونے کے لیے تحریر کی ہے۔ یہ کالم مزید تفصیل کا متحمل نہیں، مختصر یہ کہ اپنے انداز کی یہ عدیم النظیر سیرت ایک بار نہیں بار بار دعوتِ مطالعہ دیتی ہے۔ مولانا منظور احمد نعمانیؒ نے بجا فرمایا تھا کہ میں نے اس کتاب کو دو مرتبہ بالاستیعاب اور بعض مقامات کو اس سے بھی زیادہ دفعہ دیکھا ہے اور ہر مرتبہ ''قندِ مکرر'' کا لطف اٹھایا ہے۔ ادارہ المیز ان کی طرف سے غالباً یہ سیرت پاکستان میں پہلی بار کمپوزنگ اور دیدہ زیب ٹائٹل کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ البتہ بعض مقامات پر جو الفاظ غلط کمپوز ہوئے ہیں وہ باذوق قاری کی نظر میں کھٹکتے ہیں، مثلاً صفحہ ۱۱ پر ''پار ہے ہیں'' کی جگہ ''پار رہے ہیں'' کمپوز ہے، صفحہ ۱۹ پر لفظ ''پیغمبر'' میں ''با'' غائب ہے۔ صفحہ ۲۰ پر تنقیح کے ''نون'' کو ''ت'' میں بدل دیا گیا ہے۔ صفحہ ۴۱ پر ''فقراء'' کو ''فقہاء'' بنا کر کچھ سے کچھ کر دیا گیا ہے۔ نیز املا وترقیم کی بھی پوری طرح رعایت نہیں کی گئی۔ مثال کے طور پر صفحہ ۳۷ پر جملہ ہے ''سمجھنے والوں نے سمجھایا نہیں سمجھا'' اس میں ''نہیں'' کے بعد پروف ریڈر نے کاما لگا دیا ہے۔ یہ چیزیں قابل اصلاح ہیں۔

۲..... **صحابہ کرام کے جنگی معرکے**، مصنف: علامہ واقدی، مترجم: مولانا حکیم شبیر احمد انصاری، صفحات: ۵۴۳، سائز: ۲۳×۳۶=۱۶

امام واقدی رحمہ اللہ سیرت بالخصوص اسلامی غزوات اور معرکوں کے یگانۂ روزگار محقق تھے۔ فنِ مغازی میں ان کی امامت وثقاہت پر تمام مورخین کا اتفاق ہے۔ ''فتوح الشام'' امام واقدی کی طرف منسوب ایک شاہ کار تالیف ہے۔ زیر تبصرہ کتاب اس کا اردو ترجمہ ہے جو ہندو پاکستان میں ہر جگہ مقبول ہے۔ یہ ترجمہ مولانا حکیم شبیر احمد انصاری نے کیا تھا تاکہ اُردو کے قارئین اس سے استفادہ کر سکیں۔ اس کتاب میں صحابہ کرام کی جنگی مہموں، ان کی شجاعت وبہادری کے حیرت انگیز کارنامے اور اسلامی فتوحات کی ولولہ انگیز داستان رقم کی گئی ہے۔ مفکر اسلام مولانا ابوالحسن ندوی رحمہ اللہ نے کہیں تحریر فرمایا تھا کہ تحریک آزادی کے زمانہ میں جب مسلمانوں کے دلوں میں آزادی کی چنگاریاں شعلے بن کر بھڑک رہی تھیں تو گھروں اور مسجدوں میں ''فتوح الشام'' کے زیر نظر اردو ترجمہ کی تعلیم سے لہو گرمانے کا کام لیا جاتا تھا۔

پاکستان میں یہ ترجمہ مختلف مطابع سے شائع ہوا ہے۔ اب اِسے ''المیز ان'' نے خوب صورت ٹائٹل مضبوط جلد، کمپوزنگ کے ساتھ درمیانے درجہ کے کاغذ میں شائع کیا ہے۔